Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۴ر رمضان سنہ ۱۳۹۷ھ ۔ ۳۰ر ظہور ۱۳۵۶ہش ۔ ۳۰ر اگست سنہ ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۹۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ر ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ ریڈیم وارڈ میو ہسپتال لاہور میں آٹھ ماہ تک زیرِ علاج رہنے کے بعد مورخہ ۲۱/۸/۷۷ کو ربوہ اپنے مکان واقعہ دارالعلوم شرقی آگئے ہیں۔ ٹانگ میں جو فریکچر آگیا تھا اس میں افاقہ کی رفتار مدہم ہے۔ ٹانگ پر پلستر لگا ہوا ہے۔ بیماری کے لمبا ہو جانے کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

فدیہ رمضان اور نظارت خدمتِ درویشان

ہم رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں سے گذر رہے ہیں جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ عبادات۔ تلاوت قرآن پاک اور ذکرِ الٰہی میں زیادہ مشغول رہنے کی کوشش کر رہے ہیں، جو اصحاب بوجہ بیماری یا مسافرت سالم ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں۔ انہیں ارشادِ خداوندی کے تحت لازم ہے کہ صحتیاب ہونے پر اور سفر ختم ہونے پر ان دنوں کی گنتی دوسرے ایام میں پوری کریں اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں فراخئ رزق سے بھی نوازا ہو تو وہ ان ایام میں بطور فدیہ رمضان ایک مسکین کو کھانا بھی کھلاتے رہیں اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے مزید اجر کے مستحق ہوں گے۔

ایسے بھائی اور بہنیں جو فدیہ رمضان بصورت نقدی نظارت خدمتِ درویشان کے ذریعہ مساکین کو دینا چاہیں وہ یہ رقم ناظر خدمت درویشان کے نام بھجوا کر ممنون فرمائیں تا کہ نظارت اپنے انتظام کے تحت یہ رقم بر وقت مستحقین میں تقسیم کر سکے۔

(ناظر خدمتِ درویشان)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں نے کوئی نہ پایا جس نے قرآن کریم کے پاک چشمہ کے بغیر معرفت کا پیالہ پیا ہو

یہ ہمارے لئے آبِ حیات ہے اور ہماری رُوحانی اور علمی ترقی کے لئے کامل رہنما ہے

"یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سُن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا مُنہ دیکھ سکیں۔ مَیں جوان تھا اب بوڑھا ہوا مگر مَیں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کُھلی کُھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۹)

"سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو انوارِ یقین اور تواتر سے بھرا ہوا اور ہماری رُوحانی بھلائی اور ترقی علمی کے لئے کامل راہ نما ہے قرآن کریم ہے جو تمام دینی نزاعوں کے فیصلہ کرنے کا متکفّل ہو کر آیا ہے جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزارہا طور کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے اور جس میں بہت سا آبِ حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے اور بہت سے نادر اور بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں یہی ایک عمدہ محک ہے جس کے ذریعہ سے ہم راستی اور ناراستی میں فرق کر سکتے ہیں یہی ایک روشن چراغ ہے جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے۔ بلاشبہ جن لوگوں کو راہِ راست سے مناسبت ہے اور ایک قسم کا رشتہ ہے ان کا دل قرآن شریف کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے اور خدائے کریم نے ان کے دل ہی اس طرح کے بنا رکھے ہیں کہ وہ عاشق کی طرح اپنے اس محبوب کی طرف جھکتے ہیں اور بغیر اس کے کسی جگہ قرار نہیں پکڑتے اور اس سے ایک صاف اور صریح بات سُن کر پھر کسی دوسرے کی نہیں سُنتے۔ اس کی ہر ایک صداقت کو خوشی سے اور دوڑ کر قبول کر لیتے ہیں اور آخر وہی ہے جو موجب اشراق اور روشن ضمیری کا ہو جاتا ہے اور عجیب در عجیب انکشافات کا ذریعہ ٹھہرتا ہے اور ہر ایک کو حسبِ استعداد معراج ترقی پر پہنچاتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۸۱)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: رشید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳۰ ظہور ۱۳۵۶ ہش
۳۰ اگست ۱۹۷۷ء

انفرادی اور اجتماعی محاسبہ اور اس کی اہمیت

ہم گزشتہ دو شماروں میں علی الترتیب قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی رو سے محاسبۂ نفس اور نیکیاں بجا لانے میں مسابقت کی اہمیت پر روشنی ڈال کر واضح کر چکے ہیں کہ اس کے بغیر نہ اس دنیا میں انسان کا مستقبل سنور سکتا ہے اور نہ اس کی عاقبت ہی محمود ہو سکتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان قبل اس کے کہ اگلے جہان میں خدا تعالیٰ خود اس کے اعمال کا محاسبہ کرے وہ خود ہی اس دنیا میں ہر لحظہ اور ہر آن اپنے نفس کا محاسبہ کرتا اور نیکیاں بجا لانے میں ترقی کرتا چلا جائے۔ اگر وہ خود اس دنیا میں محاسبۂ نفس کو اپنا شعار بنائے گا اور استغفار اور توبہ میں دوام اختیار کرے گا تو اگلے جہان کے محاسبہ میں وہ بآسانی سرخرو ہو سکے گا۔

محاسبۂ نفس اور اس کے نتیجہ میں نیکیاں بجا لانے میں مداومت اختیار کرنے کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے اس آخری زمانہ میں مبعوث فرمایا ہے زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے اور تعلق باللہ میں ترقی کرنے کے لئے اپنے بیعت کنندگان کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ قرآنی ہدایات اور احادیث میں بیان فرمودہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے محاسبۂ نفس سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہ ہوں بلکہ ہر لحظہ اور ہر آن اپنے اعمال کی جانچ پڑتال کر کے اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ وہ کہاں تک قرآنی اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہیں اور پھر جس لحاظ سے بھی انہیں خامی یا سستی و کوتاہی نظر آئے اسے دور کریں اور اس طرح سابق بالخیرات بننے میں مسلسل کوشاں رہیں اور نیکیاں بجا لانے میں کسی منزل کو بھی اپنی آخری منزل نہ سمجھیں بلکہ مسلسل ترقی کرتے چلے جائیں تاکہ جب اس جہان سے کوچ کا وقت آئے تو وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کی آیت ان پر پورے طور پر صادق آ سکے۔ چنانچہ محاسبۂ نفس کے بارے میں ہم حضور علیہ السلام کے بعض منتخب ارشادات کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

آپؑ محاسبۂ نفس کی اہمیت اور اس کے ہر لحظہ اور ہر آن جاری رہنے کی ضرورت کو ایک نہایت لطیف مثال کے ذریعہ واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔"
(ازالہ اوہام۔ صفحہ ۲۸۷)

آپؑ نے محاسبۂ نفس کی تلقین کے علاوہ اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ ہر آن جاری رہنے والے محاسبۂ نفس کا معیار کیا ہونا چاہئیے اور اس محاسبہ کے نتیجہ میں مومنوں کے دن اور رات کس طرح بسر ہونے چاہئیں۔ چنانچہ آپ نہایت پُرزور اور پُراثر انداز میں اس معیار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئیے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"
(کشتی نوح صفحہ ۱۷)

اس ارشاد میں حضور علیہ السلام نے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ تقویٰ اللہ اور اس کے زیر اثر محاسبۂ نفس کا معیار یہ ہے کہ ہر صبح رات کے بارہ میں اور ہر شام دن کے بارہ میں گواہی دے کہ تمہارا ایک ایک لمحہ نفس کا محاسبہ کرنے اور اس کی اصلاح کرنے میں ہی بسر ہوا ہے اور کسی قسم اور کسی نوع کی بدی تمہارے قریب بھی نہیں پھٹکی ہے۔ محاسبۂ نفس کا یہ کتنا ارفع و اعلیٰ معیار ہے جو آپؑ نے ہمارے سامنے رکھا ہے! اس میں کیا شک ہے کہ جو بھی اس معیار پر پورا اترنے کی کوشش کرے گا وہ زندگی کے اصل مقصد کو یقیناً پالے گا اور بالآخر پورے انشراح صدر کے ساتھ کہہ سکے گا کہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

جیسا کہ ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں محاسبۂ نفس سے غافل ہو کر خدا کو بھول جانے والوں کو فاسق قرار دیا ہے اور انہیں برے انجام سے ڈرایا ہے اور اس کے بالمقابل نفس کا محاسبہ کرنے والوں کو کامیابی اور جنت کی بشارت دی ہے چنانچہ حضور علیہ السلام بھی ہر دو قسم کے لوگوں کے متضاد انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "جو شخص دنیا سے دل نہ لگا دے اور اپنی حالت پر نظر کرے اور اپنے قصوروں کا تدارک چاہے خدا تعالیٰ اس کو بصیرت بخش دیتا ہے ورنہ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ کا مصداق ہو جاتا ہے۔"
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۳۷)

(۲) "اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضب الٰہی ہو گا۔"
(از رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

(۳) "مومن فراست کے ساتھ اپنے نفس کا چابک سوار ہوتا ہے (یعنی ہر آن اپنے نفس کا محاسبہ کر کے اس کی اصلاح کے لئے کوشش کرتا رہتا ہے۔ ناقل) خدا کی طرف سے اس کو نور ملتا ہے جس سے وہ راہ پاتا ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔"
(روداد جلسۂ دعا مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۰۰ء)

ان چند اقتباسات میں جو بطور نمونہ یہاں درج کئے گئے ہیں حضور علیہ السلام نے انفرادی محاسبۂ نفس پر زور دیا ہے یعنی یہ کہ ہر شخص خود اپنے نفس کا محاسبہ کر کے اس کی اصلاح کے لئے جدّوجہد کرتا رہے اور اس طرح نیکیوں میں سبقت لیجانے اور آگے ہی آگے قدم بڑھانے اور ترقی کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو حضورؑ نے اجتماعی محاسبہ پر بھی کچھ کم زور نہیں دیا یعنی ایک خاص نظام کے ماتحت جماعتی سطح پر بھی محاسبہ کرنا ضروری ہے کہ آیا جماعت بحیثیت مجموعی اعمال و کردار کے لحاظ سے مسابقت الی الخیرات کی روح سے کام لیتے ہوئے اپنے قیام کی علت غائی کو پورا کر رہی ہے یا نہیں۔ اجتماعی محاسبہ کے تعلق میں آپؑ نے اس امر کو ضروری قرار دیا ہے کہ اگر کچھ لوگ ایسے نظر آئیں جو اپنی اصلاح پر آمادہ نہ ہوں اور خود رائی و خود پسندی میں اس درجہ بڑھ چکے ہوں کہ ان کی اصلاح کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو پھر آخری چارۂ کار کے طور پر ایسے لوگوں کو جماعت سے الگ کر دینا چاہئیے تاکہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالنے اور جماعت کو بدنام کرنے کا موجب نہ بن سکیں چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"میں نہیں چاہتا کہ اس نیک جماعت میں کبھی کوئی ایسا آدمی مل کر رہے جس کے حالات مشتبہ ہوں یا جس کے چال چلن پر کسی قسم کا اعتراض ہو سکے یا اس کی طبیعت میں کسی قسم کی مفسدہ پردازی ہو یا کسی اور قسم کی ناپاکی اس میں پائی جائے لہٰذا ہم پر یہ واجب اور فرض ہو گا کہ اگر ہم کسی کی نسبت کوئی شکایت سنیں گے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرائض کو عمداً ضائع کرتا ہے یا کسی ٹھٹھے اور بیہودگی کی مجلس میں بیٹھتا ہے یا کسی اور قسم کی بدچلنی اس میں ہے تو وہ فی الفور اپنی جماعت سے الگ کر دیا جائے گا اور پھر وہ ہمارے ساتھ اور ہمارے دوستوں کے ساتھ نہیں رہ سکے گا۔"
(اشتہار رقم فرمودہ ۲۹ر مئی ۱۸۹۸ء)

حضور علیہ السلام کی تحریرات کے ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ صحیح راہ عمل پر گامزن رہنے اور زندگی کے حقیقی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے محاسبۂ نفس کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور پھر نہ صرف یہ کہ ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر آن اپنا محاسبہ کر کے اپنے نفس کی اصلاح میں کوشاں رہے بلکہ خود جماعت کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ افراد کا محاسبہ کر کے ان کے اعمال و کردار اور اجتماعی مزاج کا جائزہ لیتی رہے اور پھر ان کی اصلاح کے لئے اقدامات عمل میں لائے اور آخری چارۂ کار کے طور پر اگر بعض ناقابل اصلاح افراد کو جماعت سے علیحدہ بھی کرنا پڑے تو اس سے دریغ نہ کرے۔ الغرض دنیا میں کامیاب و بامراد زندگی گزارنے اور اخروی فلاح سے ہمکنار ہونے کے لئے انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کا محاسبہ ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی جماعت اور کوئی قوم کبھی دنیا میں ترقی نہیں کر سکتی اور نہ اس کی عاقبت محمود ہو سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ رمضان کی برکات سے فائدہ اُٹھائیں

(۷)

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان - بلاک ڈی ڈیرہ غازیخان)

ماہِ رمضان برکتوں کا مہینہ ہے۔ اِس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی برکتوں کا کثرت سے نزول ہوتا ہے۔ اُس کے فرشتے رحمتیں لے کر زمین پر اُترتے ہیں اور مومنوں کو بشارت دیتے ہیں۔ شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے تاکہ وہ بندے اور خدا کے درمیان روکیں پیدا نہ کرسکیں، بندے اپنے ربّ سے قریب ہوجائیں اور اُن کا ربّ رحیم اُن سے پیار اور محبت کا سلوک کرے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ماہِ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا نجات ہے۔ اور یہ صحیح ہے کہ اگر اُس کے بندے اِس مبارک مہینہ میں اپنے ربّ سے ملنے کی ذراسی کوشش بھی کریں تو وہ نہ صرف اُن کے گناہوں کو بخش دے بلکہ اپنی رحمت اور شفقت کے دروازے بھی کھول دے۔

یہ برکات کا مہینہ اس لئے بھی ہے کہ اس میں ذکرِ مبارک یعنی قرآن جیسی عظیم نعمت اُتری۔ اور اس مہینہ میں ایک رات ایسی بھی آتی ہے جو ہزار مہینوں سے برکات اور فیوض کے لحاظ سے بہتر ہے اور جو شخص اس کو پالے اس کی خوش قسمتی میں کون شک کرسکتا ہے۔

حدیث نبوی ہے کہ وہ شخص سخت بدنصیب ہے جس کے بوڑھے ماں باپ موجود ہوں اور وہ ان کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کرسکے اور وہ شخص بھی بدقسمت ہے جس کی عمر میں ماہِ رمضان آیا اور وہ روزہ رکھ کر اپنے گناہوں کو نہ بخشوا سکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ تصفیہ قلب کرتا ہے۔ دل تو اللہ تعالیٰ کی تخت گاہ ہے۔ اگر یہ پاک نہ ہو تو وہ ذات اس میں کیسے آسکتی ہے۔ پس قلب کی صفائی تو روزوں سے ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کو وحی کے نزول سے پہلے روزہ رکھنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِ حرا میں روزہ رکھ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ پس جب تک دل کی پاکیزگی حاصل نہ ہو اللہ تعالیٰ سے تعلق ممکن نہیں کیونکہ وہ مقدّس ہے۔ یہ مقصد صرف روزہ سے پورا ہوتا ہے۔

روزوں سے بشری تقاضے سرد پڑجاتے ہیں اور انسان میں ملکوتی صفات آجاتی ہیں۔ صوفیاء کہتے ہیں کہ سلوک کی منزل طے کرنے کے لئے تین باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ قلّت الطعام، قلّت المنام، قلّت الکلام، اور یہ باتیں تصوّف کی جان ہیں۔ چنانچہ روزہ میں یہ تینوں باتیں میسّر ہیں۔ روزہ دار کم کھاتا ہے، کم سوتا ہے اور کم بولتا ہے۔ اس سے قلب کی صفائی ہونے لگتی ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر انسان روزہ کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے تو ایک ماہ گزرنے سے پیشتر ہی اس کا قلب مہبطِ انوارِ الٰہی ہوجائے اور وہ دل کے آئینہ صافی سے بارگاہِ جمال کا مشاہدہ کرے۔ جو آئینہ دھندلا ہو اور گناہوں کے غبار سے میلا ہوگیا ہو وہ کب محبوب کا چہرہ دکھا سکتا ہے۔

یاد رکھو کہ ہر شخص جو اسلام میں داخل ہے اس کا امتحان ہوتا ہے کہ اس کا ایمان کیا ہے۔ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے:۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۔

توحید کے اقرار کے بعد سب سے پہلا امتحان تو نماز کا ہے۔ اُسے حکم ہے کہ روزانہ پانچ وقت مسجد میں حاضر ہوکر نماز باجماعت ادا کرے اور اس میں کسی قسم کی سُستی نہ کرے۔ یہ وقت کا امتحان ہے۔ دوسرا جسمانی امتحان روزہ کا ہے کہ سال میں ایک ماہ مسلسل روزے رکھے۔ دن بھر بھوک اور پیاس کی شدّت کو برداشت کرے۔ دیگر محرّمات سے بچ کر ثابت کرے کہ وہ اپنے ایمان پر قائم ہے۔ ایسے بندے کو اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے کہ وہ پکا مومن ہے۔ اُسے حیاتِ طیبہ عطا کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ معمولی معمولی عذرات پر روزہ کو چھوڑ دیتا ہے اور اس سے بچنے کی راہ ڈھونڈتا ہے تو وہ مومن نہیں۔ اس کا ایمان محض دھوکہ ہے۔ وہ لقاء ربّی کے قابل نہیں۔ یاد رکھو کہ امتحان میں سے گزرے بغیر انسان کے ایمان کا پتہ کیسے لگے کہ وہ مومن بھی ہے۔

پس روزہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہے اور یہ ایسا امتحان بھی نہیں کہ انسان ہمیشہ کے لئے دُکھ میں پڑ جائے۔ روزہ سے تو صرف ۱۲، ۱۴ گھنٹے کی تکلیف ہوتی ہے جبکہ پیاس ستاتی ہے۔ لیکن اس کے بدلے میں جب وہ افطار کرتا ہے تو اُسے ٹھنڈے پانی کا اتنا لطف آتا ہے کہ اُسے کبھی بھی نہ آیا ہوگا اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی عظیم الشان نعمت ہے جو اسے میسّر ہے۔ بھوک سے دوسروں کی گرسنگی کا احساس ہوتا ہے کہ آخر ان کی بھی ضروریات ہیں انہیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

روزہ کی اتنی تکلیف نہیں کہ برداشت بھی نہ کی جاسکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہارے لئے تکلیف نہیں چاہتا۔ آسانی چاہتا ہوں۔ اس روزہ میں تو تمہارے لئے بے شمار فوائد ہیں۔ اس سے تمہاری روحانیت ترقی کرے گی اور قلب کو پاکیزگی حاصل ہوگی۔ ذرا اندازہ لگاؤ کہ کیا یہ تھوڑی سی تکلیف اُس تکلیف سے کوئی نسبت رکھتی ہے کہ ایک انسان دشمن کی قید میں ہو یا زیرِ حراست ہو جہاں اُسے پیٹ بھر کر کھانا نہ ملے اور نہ پانی۔ آخر ایسے مصائب تو دنیا میں موجود ہیں۔ اگر ایسے مصائب اس پر گزر جائیں تو کیا وہ برداشت نہ کریگا؟ یا اگر اُسے ایسی بیماری ہو جس میں غذا بند کردی جائے تو کیا اس سے بچنے کی کوئی راہ ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر چند گھنٹے وہ اپنی جائز خواہشات سے رُکا رہے تو اس پر کونسی آفت آجائیگی۔ انسان اگر یہی سوچے تو میرا خیال ہے کہ وہ روزہ کے حکم کی تعمیل ذرہ بھر بھی پس و پیش نہ کرے اور اُسے عین راحت جانے۔ پھر یہ بھی تو ہے کہ روزہ کا اجر خود خدا تعالیٰ ہے۔ جسے خود خدا تعالیٰ مل جائے یعنی بادشاہ اُس کا اپنا ہوجائے اس کی خوش قسمتی کا کیا ٹھکانا۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگر جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگر تمام وجود کھونے سے ملے۔

پھر یہ بھی صحیح ہے کہ روزہ اکثر بیماریوں کا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم بے فائدہ نہیں دیا۔ صرف آزمائش ہی مقصود نہیں بلکہ اس میں بندے کا روحانی اور جسمانی فائدہ ہے۔ روزہ سے جہاں تصفیۂ قلب ہوتا ہے اور روح کو بالیدگی ملتی ہے۔ وہاں جسمانی طور طور پر بھی وہ بیماریوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے جس طرح ماں بچے کو کبھی کبھی زبردستی صحت اور کوڑ پلاتی ہے کہ اس کی صحت ٹھیک رہے اور اس کی نشوونما ترقی کرے ٹھیک اُسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی سال میں ایک ماہ اپنے بندوں کو کوڑ پلانے کا اہتمام کر رکھا ہے کہ اس کے ذریعہ سے اُن کا روحانی اور جسمانی نظام ٹھیک رہے۔ پس یہ حکم اس کی طرف سے عین شفقت و رحمت ہے۔ چاہے یہ بات کسی کی سمجھ میں آئے یا نہ ...... اور اگر بندہ اس کے حکم سے اعراض کرتا ہے تو جہاں اس کی روح بیمار ہوجاتی ہے وہاں اس کی جسمانی حالت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ اس کو امراضِ قلب، بلڈ پریشر، ذیابطیس اور فالج وغیرہ جیسے امراض کا سامنا کرنا ہوگا کیونکہ یہ بیماریاں پُرخوری کے نتائج ہیں۔ اگر سال میں ایک ماہ کم کھانے، کم سونے اور کم بولنے کی ٹریننگ کرے تو اُسے پتہ لگ جائے گا کہ اس میں کتنے راز پوشیدہ ہیں اور پھر وہ ان کو اپنا دستور العمل بنا کر روحانی اور جسمانی طور پر صحت مند زندگی بسر کرسکتا ہے۔

ایک اور بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ روزہ کا مقصد تو تطہیرِ قلب و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نگاہ ہے۔ اگر یہ حاصل نہ ہوئی تو روزہ بیکار رہا۔ اگر روزہ دار روزمرہ کی طرح لہو و لعب ۔ فلم ۔ ٹی وی ۔ کھیل تماشے سے بدنظری کا مرتکب رہا فحش رسالے اور مخربِ اخلاق گانے سنتا رہا تو وہ اپنے قلب و نگاہ کو ناپاک کرتا رہا۔ اُسے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ بھی حاصل نہ ہوا اور یہ صحیح ہے کہ جب تک قلب و نظر پاک نہ ہو وہ یار نہیں ملتا کیونکہ ہر ناپاک آنکھ اُس سے دُور ہے اور ہر ناپاک دل اُس سے بے خبر ہے۔ یہ مہینہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹریننگ کیلئے دیا گیا ہے کہ انسان ہر قسم کی محرمات سے پاک ہو جائے، اپنے نفس کو مغلوب کر کے اپنی خواہشات پر قابو پا لے۔ اگر سارے مہینہ میں وہ یہ چیز حاصل نہ کر سکا اور روزہ کے تقاضے بھی پورے نہ کر سکا تو اس کا مومن ہونا نہ ہونا برابر رہا۔

پس اے عزیزو اور بھائیو! اس مبارک مہینہ کی برکات سے کما حقہٗ فائدہ اٹھاؤ اور اپنے ربّ رحیم کے اس تاکیدی حکم کو معمولی عذرات سے ٹال نہ دو بلکہ اخلاص اور وفا کا مظاہرہ کرو اور تمہارے ہر ذرّہ سے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی آواز آئے۔ مومن کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ سے عشق کا ہوتا ہے اور عاشق قال سے نہیں حال سے اپنی محبت کا ثبوت دیتا ہے ؎

زندگی کچھ بھی نہیں تیری محبت کے بغیر
اور بے روح محبت اطاعت کے بغیر

مکرّم میاں بہاء الدّین صاحب مرحوم آف تنزانیہ کی یاد میں

(محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے انسانی معاشرہ کی بہتری کے لئے کئی زرّیں اصول مقرر کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نیکی کا بدلہ نیکی سے دیا جائے اور جو کوئی حسن سلوک کا معاملہ کرے اس کا بدلہ بھی حُسن سے دیا جائے۔ چنانچہ ہر طبقہ میں اس قسم کے شریف لوگ پائے جاتے ہیں جو اس آسمانی اصول کے پابند ہوتے ہیں اور اختلافِ مذہب، اختلافِ عقیدہ کے باوجود شرافت اور نجابت کا مظاہرہ کرنے اور اپنی دوستی، رفاقت، ہم وطنی کا لحاظ رکھتے ہیں اور کوئی امتیاز نہیں برتتے۔

ایسے ہی دوستوں میں سے ہمارے ایک دوست جو اگرچہ جماعت میں شامل نہ تھے اور بہت لمبے عرصہ سے دارالسلام (تنزانیہ) مشرقی افریقہ میں آباد تھے۔ وہ سرحد کے رہنے والے تھے۔ ان کے بعض عزیز احمدی بھی ہیں۔ وہ میاں بہاء الدین کے نام سے معروف تھے۔ حال ہی میں وہ وفات پا گئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ تنزانیہ میں احمدی احباب سے تعلق اور بعض احمدی خاندانوں کے ساتھ دارالسلام میں تو عزیزداری سے بھی زیادہ محبت و پیار کا رابطہ تھا۔ مبلغینِ سلسلہ کے ساتھ جنہوں نے اس علاقہ میں کام کیا میاں صاحب کا معاملہ ہمیشہ احترام کا رہا۔ اس عاجز کے ساتھ بہت پیار، بے تکلفی اور مخلصانہ دوستی کا معاملہ تھا۔ جب کبھی دارالسلام جانے کا موقع ملتا میاں صاحب مرحوم نہ صرف اپنی مہمان نوازی سے نوازتے اور ضروری کاموں میں امداد دیتے بلکہ ان کا یہ معمول تھا کہ سہ پہر کے بعد اپنی کار لے آتے اور سمندر کے کنارے سیر کے لئے لے جاتے۔

سمندر کا کنارہ گرمی کے دنوں میں ایک رواں دواں شہر کا نظارہ پیش کرتا ہے اور سیر و تفریح کا انتظام کر کے خود بھی خوش ہوتے اور ہمیں بھی آرام پہنچاتے۔

شدید ترین مخالفت کا دَور بھی مشرقی افریقہ میں آیا مگر اس بندۂ خدا نے ہمیشہ اس قسم کی تحریک کو دھتکار دیا اور کسی مخالفت کی پرواہ نہ کی اور اپنے تعلقات میں کمی نہ آنے دی۔

مرحوم میاں صاحب کی بیوی تو کئی سال ہوئے فوت ہو چکی ہیں۔ اکیلی بیٹی عزیزہ رفیعہ بیگم ان کی نشانی جو اس وقت کینیڈا میں ہے۔ وہ گزشتہ دنوں اپنے والد کی وفات کی خبر سُن کر کینیڈا سے دارالسلام گئیں۔ آتے جاتے انگلستان میں پرانے تعلقات کے باعث مشرقی افریقہ کے احمدی خاندانوں میں ان کا قیام رہا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ رفیعہ بیگم صاحبہ اور میاں صاحب مرحوم کے دیگر دوستوں اور اعزّہ کو صبرِ جمیل نصیب کرے۔

مرحوم میاں صاحب کے ذکرِ خیر کے طور پر ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ کی تعمیل میں خاکسار نے یہ نوٹ لکھا ہے۔

سیکرٹری صاحبان تحریک جدید سے

ایک ضروری گزارش

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست کی طرف توجہ دلانے کے لئے ایک سرکلر اشتہار کی صورت میں جملہ جماعتوں کو بذریعہ ڈاک بھجوایا جا رہا ہے سیکرٹری صاحبان تحریک جدید سے تاکیدی درخواست ہے کہ وہ اس اشتہار کو جماعت میں کسی جگہ پر چسپاں کروا دیں اور ہر جمعہ میں اس کی تحریک کرتے رہیں۔ اس طرح الدّال علی الخیر کفاعلہ کے مطابق وہ نہ صرف اپنے چندے بلکہ جملہ مجاہدین کے چندوں کا ثواب بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

عظیم انعام ۔ احساناتِ الٰہیہ کی شکرگزاری

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ (سورہ لقمان ع ۲)

ترجمہ: پس ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اور جو شکر بجا لاتا ہے وہ اپنی ذات کی فلاح کے لئے ہی ایسا کرتا ہے۔ اگر کوئی ناشکرگزاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات تو بے نیاز اور محض حمد کے لائق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دانائی اور حکمت کو جو ایک عظیم موہبت الٰہیہ ہے اپنے شکر کے ساتھ منسوب فرمایا ہے کیونکہ انسان جس قدر بھی غور و فکر کو بروئے کار لائے گا اور عالم ہستی کا مشاہدہ کرے گا اپنے ہر ذرّہ وجود کو احساناتِ ربانی سے معمور و معطّر پائے گا۔

اگر ہر بال ہو جائے سخن ور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

مرکز کی طرف سے اس فریضہ شکر کی بجا آوری کے لئے شکرانہ فنڈ اور شادی فنڈ قائم ہیں۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشی کے مواقع، بیاہ شادی، امتحانات میں کامیابی نیز زراعت و تجارت میں ترقی و منفعت کے مواقع پر مذکورہ فنڈز میں شکرانہ کی رقوم بھجوا کر شکرگزاری کا عملی ثبوت پیش فرماویں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے ساتھ اموال میں برکت اور زیادتی کے سامان پیدا ہوں اور ان اموال کی تقسیم بھی امام وقت کے منشاء مبارک کے ماتحت عمل میں آ سکے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ختم قرآن مجید پر شکرانہ

مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی مطلع فرماتے ہیں کہ حسب ذیل بچوں نے بفضلِ خدا قرآن مجید ناظرہ ختم کیا ہے اور اب ترجمہ پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ ان کے والدین نے ساجد فنڈ میں بیس روپے شکرانہ کے طور پر بھجواتے ہوئے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کی ہے۔

عزیزان ارشاد اللہ، ساجدہ حیات، بشریٰ ظہور۔ اللہ تعالیٰ تینوں بچوں کو قرآن کریم کے نور سے منور رکھے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسابقت الی الخیرات کے حسین مناظر

اکنافِ عالم میں اشاعت اسلام کے لئے مخلصین جماعت کی قابلِ قدر قربانیاں

کچھ عرصہ ہوا تحریک جدید کی آمد کو کچھ ضعف پہنچا تو ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخلصین جماعت کو اپنی قربانیاں غیر معمولی اضافہ کے ساتھ پیش کرنے کی دعوت دی۔ گزشتہ سال پاکستانی جماعتوں نے اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام -/۹,۱۵,۰۰۰ روپیہ پیش کیا۔ نئے سال کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے نئے سال کا ٹارگٹ پندرہ لاکھ روپیہ مقرر کرتا ہوں"۔

اس مقدس آواز کا مخلصین جماعت کے کانوں تک پہنچنا تھا کہ اُن میں سے بعض نے ڈیڑھ گنا بعض نے دوگنا اور بعض نے اس سے بھی زیادہ نسبت کے ساتھ وعدے پیش کرنا شروع کر دیئے اور بفضلِ خدا مسابقت الی الخیرات کے ان حسین مناظر نے -/۹,۱۵,۰۰۰ روپے کے بجٹ کو دیکھتے ہی دیکھتے پندرہ لاکھ روپیہ کے قریب کر دیا۔ تادمِ تحریر میزان وعدہ جات -/۱۴,۱۷,۰۰۰ روپیہ تک پہنچ گئی ہے اور ابھی وعدوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

غیر معمولی اضافہ کر کے جن شہری جماعتوں نے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی توقعات کو پورا کر دکھایا ہے اُن کے کچھ کوائف بغرضِ دعا ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں:۔

نمبر شمار	نام جماعت	وعدہ سالِ گزشتہ	وعدہ سالِ رواں
(۱)	کراچی	۱,۶۵,۰۰۰	۲,۲۰,۰۰۰
(۲)	کوئٹہ	۳۰,۰۰۰	۴۲,۴۰۰
(۳)	حیدرآباد	۱۸,۶۰۰	۲۵,۸۰۰
(۴)	بہاولپور	۱,۳۸۰	۷,۰۵۰
(۵)	مظفرگڑھ	۵,۶۰۰	۷,۳۰۰
(۶)	ملتان	۱۹,۰۰۰	۲۴,۰۰۰
(۷)	ساہیوال	۹,۰۰۰	۱۵,۰۰۰
(۸)	جہلم	۲,۴۰۰	۸,۷۰۰
(۹)	راولپنڈی	۵۱,۴۰۰	۶۸,۱۰۰
(۱۰)	اسلام آباد	۳۰,۳۰۰	۴۰,۳۰۰
(۱۱)	ایبٹ آباد	۱,۴۰۰	۶,۳۰۰
(۱۲)	مردان	۴,۸۰۰	۸,۵۰۰
(۱۳)	کوہاٹ	۳,۱۰۰	۵,۲۰۰
(۱۴)	گوجرانوالہ	۸,۰۰۰	۱۳,۵۰۰
(۱۵)	لاہور	۱,۱۱,۰۰۰	۱,۷۳,۰۰۰
(۱۶)	لائلپور	۴۱,۵۰۰	۴۸,۰۰۰
(۱۷)	سرگودھا	۶۱,۴۰۰	۱۶,۱۰۰
(۱۸)	ربوہ	۹۶,۴۰۰	۱,۰۴,۵۰۰
(۱۹)	جھنگ	۵,۷۰۰	۱۳,۸۰۰

مالی قربانی کی مقدار کے اعتبار سے جماعت کراچی نے اپنے امتیازی اوّل نمبر کو برقرار رکھا ہے۔ دوسرے نمبر پر لاہور کی جماعت آگئی ہے اور تیسرے نمبر پر ربوہ کی جماعت آئی ہے۔ ان شہری جماعتوں کے علاوہ بعض دیہاتی جماعتوں نے بھی قابلِ قدر اضافے کئے ہیں مگر طوالت کے ڈر سے وہ شاملِ فہرست نہیں کئے جا سکتے۔ بہرحال قارئین کرام سے سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اعلان

خاکسار ایک مقالہ بعنوان "سیرت حضرت حافظ نور محمد صاحب آف فیض اللہ چک" لکھ رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ جن احباب کے پاس حضرت حافظ صاحب کے سوانح کے بارہ میں کسی قسم کی معلومات ہوں وہ مہربانی فرما کر مطلع فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ (ملک خالد محمود درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

اطفالِ احمدیت اور اُن کے والدین توجہ فرمائیں

احمدی بچوں کو وقفِ جدید کی تحریک کا مجاہد بننے کی طرف دعوت دیتے ہوئے امام وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"میں احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے بڑھیں اور اس کمزوری کو دور کر دیں جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔" (خطبہ جمعہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

پس اطفال احمدیت اور ان کے والدین اس طرف توجہ فرمائیں اور وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے امیدوار ہوں۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

(۱) میرے بھائی عزیز حمید احمد جو کہ دل کے مریض تھے۔ یکم اگست ۷۷ء کو بقضائے الٰہی اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(شیخ سلیم احمد کوٹ مومن)

(۲) میری اہلیہ سردار بی بی صاحبہ ۲۷ جولائی کو بوقت پانچ بجے شام چند دن بعارضہ فالج بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ بڑی پابند صوم و صلوٰۃ خاتون تھیں۔ وفات کے وقت ایک بھائی ناروے میں تھا ایک لڑکا لندن میں اور ایک لڑکی افریقہ میں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں وفات کے موقع پر پہنچ گئے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ہم جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(میاں غلام محمد سب پرچ انسپکٹر ریلوے (ریٹائرڈ) آف شیخ پور حال ساکن کھاریاں)

درخواست ہائے دعا

(۱) محترم عطاء اللہ صاحب مقیم مبارک آباد (سندھ) عرصہ سے بعارضہ ٹیٹنس بیمار ہیں۔ باوجود علاج معالجہ کے ابھی افاقہ نہیں ہوا۔

(۲) مکرم ندیم احمد خان صاحب ۱۱۸ محسن آباد لاہور کی والدہ صاحبہ مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔

(۳) مکرم بدر الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید کے چھوٹے لڑکے عزیز لئیق احمد عابد کو ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔

(۴) مکرم عبد القادر صاحب کیپٹن B-۱۴۲ لالہ زار کالونی جہلم کے لڑکے عزیز عبد المنان کو بیرون ملک ایک حادثہ میں سر اور ہونٹوں پر زخم آئے ہیں اور دائیں گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

(۵) مکرم شیخ عیاذ الرحمٰن صاحب عابد لاہور بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

مکرم حفیظ احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ کے چچا محترم عبد المنان صاحب انور آف کنری (سندھ) کا ۹ اگست کو پتہ کا آپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

(۶) مکرم فیاض محمد خان صاحب کرمانی (آف فیاض ٹی سٹال) گزشتہ ڈھائی ماہ سے مسلسل بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بے حد کمزور ہو گئے ہیں اور بولنے کی قوت بھی سلب ہو گئی ہے۔

احباب جماعت سب کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۷) مکرم قیوم شاہد صاحب ایم اے رحیم یار خان اپنی کامل صحت یابی، خدمت قوم کے زیادہ مواقع ملنے اور روزگار میں ترقی اور مقبول خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۸) مکرم عبد الرحمٰن صاحب صابر گوجرانوالہ کے لڑکے عزیز لطف الرحمٰن ایم بی بی ایس کے دوسرے سال کا امتحان دے رہے ہیں۔

(۹) مکرم شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور بعارضہ نمونیا میں مبتلا ہیں۔

(۱۰) مکرم نیاز قطب احمد صاحب بٹ پشاور اپنے بچوں کے نیک و صالح اور خادم دین ہونے کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

(۱۱) سید اطہر احمد صاحب فلیمنگ روڈ لاہور کے والدین ان دنوں لندن میں ہیں وہ ان کے بخیریت واپس پاکستان پہنچنے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ مجید میں علمِ تاریخ و تخلیقِ عالَم کا ذکر

قرآنِ عظیم ایک کامل و مکمل کتاب ہے جہاں تک علمِ تاریخ کا تعلق ہے دَورِ جدید کا مؤرّخ یہ دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے کہ اگر ہم اس کو خالص ایک تاریخی صحیفہ کے اعتبار سے بھی پڑھیں تو اس میں تخلیقِ عالَم اور مستند واقعات اقوام و ملل کا ایک دریا رواں نظر آتا ہے اور ایسی لاتعداد صداقتوں کا علم حاصل ہوتا ہے جن کے کروڑویں حصّہ تک بھی بیسویں صدی کے دانشوروں کو رسائی نہیں ہوسکی۔

یہی وہ پاک کتاب ہے جس نے مذہبی دُنیا میں پہلی بار علمِ تاریخ و علم بدءِ عالم کو صحیح بنیادوں پر استوار کیا اور بنی نوع انسان کو اس کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"علم تاریخ کی طرف بھی قرآن کریم توجہ دلاتا ہے فرماتا ہے ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ (ہود ع۹)

یعنی ہم نے اس قرآن میں تیرے پاس پچھلی قوموں کے جو حالات بیان کئے ہیں اُن میں سے بعض کے نشانات تو اب تک موجود ہیں اور بعض کے نشانات بالکل مٹ چکے ہیں۔

علمائے تاریخ نے لکھا ہے کہ تاریخیں دو قسم کی ہیں ایک تاریخ ہسٹارک (HISTORIC) کہلاتی ہے اور ایک پری ہسٹارک (PRE-HISTORIC) یعنی زمانہ تاریخ سے قبل کے حالات۔ یہی بات قرآن کریم نے اِس آیت میں بیان فرمائی ہے کہ پچھلی قوموں کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں اُن میں سے بعض کے نشانات تو اب تک موجود ہیں یعنی وہ ہسٹارک ہیں اور بعض پری ہسٹارک ہیں اُن کے نشانات مٹ چکے ہیں اور کوئی تاریخ اُن پر روشنی نہیں ڈالتی۔

پھر علمِ بدءِ عالم بھی قرآن کریم بیان فرماتا ہے جسے اصطلاحاً ایتھنالوجی کہتے ہیں۔ یعنی زمین کس طرح بنی۔ آسمان کس طرح بنے ہیں۔ اور پیدائشِ عالم کس طرح ہوئی ہے۔ فرماتا ہے قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ (عنکبوت ع۲) یعنی تم زمین میں ذرا پھر کر تو دیکھو پھر تمہیں پتہ لگے گا کہ پیدائشِ عالم کس طرح ہوئی تھی۔ اس کو ایتھنالوجی (ETHNOLOGY) کہتے ہیں یعنی مختلف قوموں کے جو آثار ہیں اُن سے نتیجہ نکال کر تاریخ کا پتہ لگانا۔ فرماتا ہے اگر تم نے دُنیا کی تاریخ کا پتہ لگانا ہے تو یہ تمہیں کسی ایک ملک سے نہیں لگے گا۔ مختلف ملکوں میں مختلف تہذیبیں مختلف قوموں نے اختیار کی ہیں پس اگر تم پچھلی قوموں کی تاریخ معلوم کرنا چاہتے ہو تو ساری دُنیا میں پھرو کسی ایک ملک سے تمہیں دُنیا کی تاریخ کا پتہ نہیں لگے گا بلکہ مختلف ملکوں میں جا کر تمہیں پتہ لگے گا کہ کس صدی میں ہندوستان میں تہذیب پھیلی کس صدی میں ایران میں پھیلی۔ کس صدی میں روم میں پھیلی۔ تو ایتھنالوجی کے علم کے لئے ضروری ہے کہ دُنیا کے مختلف ملکوں کی سیر کرو۔

اسی طرح بدءِ عالم یعنی ساری دُنیا کی پیدائش کے متعلق فرماتا ہے اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَىٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ (الانبیاء ع۳) یعنی کیا کافر یہ نہیں دیکھتے کہ آسمان اور زمین پہلے ایک گچھا سا بنے ہوئے تھے پھر ہم نے ان کو کھولا۔ مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی نے اس کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ "کیا جو لوگ منکر ہیں انہوں نے اِس بات پر نظر نہیں کی کہ آسمان اور زمین دونوں کا ایک بھنڈا سا تھا تو ہم نے (اُس کو توڑ کر) زمین و آسمان کو الگ الگ کیا"۔ یعنی جیسے ایک گولی سا ڈھیر یا خشک ڈلا ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ بنے ہوئے تھے پھر ہم نے اس کو کھولا۔ چنانچہ علمِ ہیئت سے یہی پتہ لگتا ہے کہ دُنیا میں پہلے ذرّات پیدا ہوتے ہیں پھر وہ ذرّات سمٹنے شروع ہوتے ہیں اور مرکز میں ذرّات کا ایک ہجوم جمع ہو جاتا ہے پھر وہ چکر کھانے لگتا ہے اور اس چکر سے جو اِرد گرد کے ذرّات ہوتے ہیں ان کو دھکا لگتا ہے اور وہ دُور جا پڑتے ہیں۔ پھر بادش آتی ہے جو اُن کو ٹھنڈا کرتی ہے اور اِس طرح ایک کُرّہ بن جاتا ہے وہی نقشہ قرآن کریم نے کھینچا ہے کہ اگر تم نے بدءِ عالم کا پتہ لگانا ہے تو اِس بات پر غور کرو جو ہم تمہارے سامنے بیان کر رہے ہیں"۔

("سیرِ روحانی" جلد سوم ص۷۴ تا ص۷۶)

(دوست محمد شاھد)

سوانح حیات محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم

محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم ایک شفیق، مخلص، مخیّر، ہمدرد اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی ضروریات کا احساس رکھنے والے دوست تھے اور اِس راہ میں مالی خدمت کرنے کو اپنے اور اپنے خاندان کے لئے سعادت مندی تصوّر کرتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ انفرادی طور پر بھی مستحقین کا خیال رکھتے تھے۔

مَیں چاہتا ہوں کہ ایسے اصحاب کی زندگی کے واقعات اور سیرت کو کتابی صورت میں محفوظ کر دوں تاکہ اسے پڑھ کر جماعتِ احمدیہ کے دیگر تاجر۔ فنّی پیشہ ور۔ کارخانہ دار اور صاحب ثروت اصحاب ارشادِ خداوندی فاستبقوا الخیرٰت پر عمل پیرا ہو کر آنے والی نسلوں کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ چھوڑیں۔

پس ایسے اصحاب جن کا سیٹھ صاحب مرحوم سے کسی نہ کسی جہت سے تعلق و واسطہ رہا ہے وہ ایسے حالات اور واقعات جن سے ان کی سیرت و اخلاق کا کوئی پہلو نمایاں ہوتا ہو لکھ کر مکرم میاں شریف احمد صاحب بانی۔ آٹو سنٹر۔ رحیم منزل۔ پلازا سکوئر بندر روڈ کراچی ۳ کے پتہ پر بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ ان کی سوانح حیات مرتب کرتے وقت انہیں مناسب مقامات پر شامل کر سکوں۔ (ملک صلاح الدین ایم۔ اے مؤلف اصحابِ احمد)

دُعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم جو کہ محترم چوہدری محمد اکرم صاحب اور محترم چوہدری نبی احمد صاحب پروپرائٹر ماڈرن موٹرز کی ہمشیرہ تھیں سیالکوٹ میں اپنے عزیز لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر سعید احمد صاحب کے ہاں ۲۷؍۸ کو دو بجے صبح رحلت فرما گئیں۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں جنازہ ربوہ لایا گیا اور اسی روز مسجد مبارک میں بعد نمازِ مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ تلطف نمازِ جنازہ پڑھائی اور جملہ لواحقین سے اظہارِ ہمدردی فرمایا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں بلند مقام دے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

(صلاح الدین احمد مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ)

شکریۂ احباب

میرے والد محترم میاں محمد حسین صاحب آف مردان کی وفات پر بہت سے بزرگوں اور دوستوں نے تعزیت کے خط بھیجے ہیں چونکہ مَیں فرداً فرداً شکریہ کے خط نہیں لکھ سکا اِس لئے بذریعہ الفضل ان تمام بزرگوں اور دوستوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کریں اور ہم سب کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ہمارا انجام بخیر کرے۔ آمین

(خاکسار میاں محمد اکرم جاوید محلہ دو میل گنج بکٹ گنج مردان)

تصحیح

الفضل ۲۸ ر اگست ۱۹۷۷ء کے صفحہ ۶ پر "ربوہ میں رہائش کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں" کے زیرِ عنوان بلال اسٹیٹس کا جو اشتہار شائع ہوا ہے اس کی پہلی سطر میں سہواً "مکانات" کی بجائے "دوکانات" کا لفظ شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح کر لیں۔ (مینجر)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴